

## 39736-رمضان میں شیطان جھڑے جانے کا معنی

سوال

رمضان المبارک میں شیطان جھڑے جانے کے بارہ میں آپ کیا کہتے ہیں؟

پسندیدہ جواب

ابو حیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(جب رمضان المبارک آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیطانوں کو جھٹ دیا جاتا ہے) صحیح بخاری حدیث نمبر (1899) صحیح مسلم حدیث نمبر (1079).

شیطانوں کے جھڑے جانے کے معنی میں علماء کرام نے کئی ایک معنی کیے ہیں:

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ نے اعلیٰ میں سے نقل کیا ہے کہ:

یہ احتمال ہو سکتا ہے کہ جس طرح وہ عام دنوں میں مسلمانوں کو گمراہ کر سکتے ہیں رمضان میں نہیں کر سکتے کیونکہ وہ روزہ میں مشغول ہوتے ہیں جو شہوات کو ختم کر دیتا ہے اور قرآن مجید کی تلاوت اور ذکر و اذکار میں مشغول رہنے کی بنابر گمراہ ہونے سے بچ جاتے ہیں۔

اور اعلیٰ میں سے بعض شیطان مراد ہیں جو کہ زیادہ سرکش قسم کے ہوں انہیں جھڑا جاتا ہے۔۔۔۔۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان (صفدت) یعنی زنجروں میں جھڑ دیے جاتے ہیں۔۔۔۔۔

اور قاضی عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں : یہ احتمال بھی ہے کہ اسے ظاہر اور حقیقت پر محروم کیا جائے ، اور یہ سب کچھ فرشتوں کے رمضان المبارک کے شروع ہونے کی علامت اور اس کی حرمت کی تنظیم اور شیطانوں کا مونوں کو اذیت دینے سے منع کرنا ہے۔

یہ بھی احتمال ہے کہ اس میں اجر و ثواب کی کثرت کا اشارہ ہو اور شیطانوں کا لوگوں کو گمراہ کرنا کم ہونے کی بنابر وہ جھڑے ہوؤں کی طرح بن جائیں۔

اس دوسرے احتمال کی تائید مندرجہ ذیل مسلم کی روایت سے بھی ہوتی ہے :

یونس بن شحاب بیان کرتے ہیں کہ : رحمت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں ، یہ بھی احتمال ہے کہ ۔۔۔۔۔ کہ شیطان لوگوں کو گمراہ کرنے اور ان کے لیے شہوات کو مزین کرنے سے عاجز ہونے کی بنابر انہیں جھڑے ہونے کہا گیا ہے۔

زین بن المنیر کہتے ہیں کہ پہلا معنی زیادہ اولی ہے اور افاظ کو ظاہری معنی میں نہ لینے کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی اور نہ ہی ضرورت ہے۔

دیکھیں فتح الباری (114/4)۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ سے مندرجہ ذیل فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا معنی پوچھا گیا :

(اور شیطانوں کو جھوڑ دیا جاتا ہے)۔

اس فرمان کے باوجود ہم دیکھتے ہیں کہ ماہ رمضان میں دن کے وقت بھی بہت سے لوگ جنوں کے چنگل میں پھنس جاتے ہیں، تو لوگوں کے اس دوروں کے باوجود شیطان کا جھوڑانا کس طرح ہوگا؟

تو شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کا جواب تھا :

بعض روایات میں ہیں کہ : (اس میں سرکش قسم کے شیطان جھوڑے دیے جاتے ہیں) (یا انہیں بیڑیاں پہنادی جاتی ہیں) امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے روایت کیا ہے۔

اس طرح کی احادیث امور غمیبی میں شامل ہوتی ہیں جن کے بارہ میں ہمارا موقف یہ ہے کہ انہیں تسلیم کرنا چاہیے اور ان کی تصدیق کرنا ضروری ہے، اور ہمیں اس میں کچھ بھی کلام نہیں کرنی چاہیے، کیونکہ اسی میں انسان کے دین اور اس کے انجام کی بہتری ہے۔

اسی لیے جب عبداللہ بن امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ سے اپنے والد احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ کو کہا کہ :

ماہ رمضان میں بھی انسان کو جن چھٹ جاتے ہیں اور وہ ان کے چنگل میں پھنس جاتا ہے، تو امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ نے جواب میں کہا : حدیث یہی کہتی ہے اور اسی طرح حدیث میں وارد ہے، ہم اس میں کوئی کلام نہیں کر سکتے۔

پھر ظاہر تو یہی ہے کہ انہیں لوگوں کو گراہ کرنے سے جھوڑا جاتا ہے، اس کی دلیل یہ ہے کہ رمضان میں خیر و بھلائی کی کثرت ہوتی ہے اور اکثر لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے لگتے ہیں۔ انتہی

دیکھیں : مجموع الفتاویٰ (20)۔

تو اس بنا پر ہم یہ کہیں گے کہ شیطانوں کا جھوڑا جانا حقیقی ہے جسے اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے، اور اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ شر و برائی کا وقوع ہی نہ ہو یا پھر لوگ معاصری و گناہ نہ کریں۔

واللہ تعالیٰ علیم۔

آپ مرید تفصیل کے لیے سوال نمبر (12653) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں۔

واللہ علیم۔